السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل بازاروں میں صورت حال یہ ہے کہ عورتیں عریاں قسم کا لباس پہنے ہوئے ہوتی ہیں، وہاں مردوزن کا اختلاط بھی ہوتا ہے، اس قسم کے بازار میں جانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے بازار میں ضرورت کے بغیر جانا درست نہیں۔ ویسے بھی بازار کا شوروشغب ایک مسلمان کے لئے موزوں نہیں، بالخصوص جب وہاں اس قسم کی صورت حال سے دوچار ہونا پڑے جو سوال میں ذکر کی گئی ہے، تاہم اگر سخت ضرورت کے پیش نظر وہاں جانا ناگزیر ہو توان امور کو پیش نظر رکھنا چاہیے:

1۔ نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے، مسلمان کے لئے یہ ایک مذہبی فریض ہے۔

2۔ نظریں جھکاتے ہوئے اور اسباب فتنہ سے بچتے ہوئے وہاں جائے۔

3۔ اپنے دین اور عزت کی حفاظت کی حرص لے کر اور شر کے وسائل سے دور رہتے ہوئے وہاں جائے، اگر اس میں طاقت ہو تو اس قسم کے بازار میں برائی سے روکنے کے لئے جانا باعث اجر وثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے متعلق فرماتے ہیں:

''تم میں سے ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو خیر وبھلائی کی طرف لوگوں کو دعوت دے، نیکی کی تلقین کرے اور برے کاموں سے روکے، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جب لوگ برائی دیکھنے کے بعد اسے نہیں روکیں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں انہیں بھی شامل کرلے۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کی برائی بیان کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل میں ہی اسے براخیال کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔[3]

ان آیات واحادیث کے پیش نظر ایک مسلمان کسی سخت ضرورت کے پیش نظر بازار میں جاسکتا ہے البتہ اسے درج بالا آداب کو ضرور ملحوظ رکھنا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔آل عمران:۱۰۴

[2]۔ابن ماجہ، الفتن:۴۰۰۵

[3]۔ابن ماجہ، الفتن:۴۰۱۳

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:409

محدث فتویٰ